بے دُھلا ہاتھ پانی میں ڈالتے ہی پانی مستعمل ہوگا یا ہاتھ پانی سے باہر نکالنے پر؟

دار الافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

اگر کسی بے وضو شخص نے ٹپ میں موجود پانی میں انگلی ڈالی تو وہ پانی انگلی ڈالتے ہی مستعمل ہو جائے گا یا باہر نکالنے پر ہو گا؟

جواب

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

بے وضو یا بے غسلے شخص نے بے دھلا ہاتھ یا انگلی بلاضرورت قلیل (دہ دردہ سے کم) غیر جاری پانی میں ڈالی تو جب تک ہاتھ یا انگلی باہر نہیں نکالے گا، اس وقت تک پانی مستعمل نہیں ہوگا، کیونکہ پانی کے مستعمل ہونے کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ عضو کو لگنے کے بعد اس سے جدا ہو جائے، لگنے کے بعد جیسے ہی جدا ہوگا تو پانی مستعمل ہو جائے گا، اس سے پہلے یعنی جب تک عضو کے ساتھ متصل ہے، مستعمل نہیں ہوگا۔

در مختار میں ہے "یدخل یدہ او رجلہ فی حب لغیر اغتراف ونحوہ فانہ یصیر مستعملا" ترجمہ: اپنا ہاتھ یا پاؤں گڑھے میں ڈالا، (اگرچہ) چلو بھرنے وغیرہ کے لیے نہ ہو تو (بھی) پانی مستعمل ہو جائے گا۔

اس کے تحت رد المحتار میں ہے "(قولہ یصیر مستعملا) المراد ان ما اتصل بالعضو وانفصل عنہ مستعمل" ترجمہ: (شارح کا قول: پانی مستعمل ہو جائے گا، اس سے) مراد یہ ہے کہ جو پانی عضو کے ساتھ لگا اور پھر جدا ہو گیا تو وہ مستعمل ہے۔ (رد المحتار، جلد 1، صفحہ 200، مطبوعہ: بیروت)

مستعمل پانی کی تعریف بیان کرتے ہوئے امام اہل سنت سیدی اعلی حضرت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: "مائے مستعمل وہ قلیل پانی ہے جس نے یا تو تطہیر نجاست حکمیہ سے کسی واجب کو ساقط کیا یعنی انسان کے کسی ایسے پارہ جسم کو مس کیا جس کی تطہیر وضو یا غسل سے بالفعل لازم تھی یا ظاہر بدن پر اُس کا استعمال خود کار ثواب تھا اور استعمال کرنے والے

نے اپنے بدن پر اُسی امر ثواب کی نیت سے استعمال کیا اور یوں اسقاط واجب تطہیر یا اقامت قربت کر کے عضو سے جُدا ہوا اگرچہ ہنوز کسی جگہ مستقر نہ ہوا بلکہ روانی میں ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد2، صفحہ43، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

فتاوی رضویہ میں ہے "بحر میں محیط رضوی سے ایک اور صورت لکھی کہ وہ دردہ سے کم حوض ہے اور پانی ڈور اور کوئی برتن پاس نہیں اگر اس میں نہاتا ہے پانی بھی خراب ہوتا ہے اور یہ بھی طاہر نہ ہوگا ناچار تیمم کرے۔۔۔ اقول: مگر یہ غیر صحیح پر مبنی ہے صحیح و معتمد یہ ہے کہ اس کا غسل اتر جائے گا اور پانی مستعمل ہو جائے گا لعدم الاستعمال قبل الانفصال وھی مسالۃ البئر جحط وقد قال فی البحر المذھب المختار فی ھذہ المسالۃ ان الرجل طاھر والماء طاھر غیر طھور" ترجمہ: کہ جسم سے جدا ہونے سے پہلے مستعمل ہونا نہیں پایا گیا اور یہ کنویں کا مسئلہ جحط ہے اور اس کے متعلق بحر میں فرمایا: اس مسئلے میں مختار یہ ہے کہ مرد پاک ہے اور پانی پاک ہے لیکن پاک کرنے والا نہیں (یعنی مستعمل)۔ (فتاوی رضویہ، جلد2، صفحہ43، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

فتاوی رضویہ میں ہے "بے ضرورت چلو لینے یا ہاتھ ڈالنے سے پانی مستعمل ہو جائے گا۔" (فتاوی رضویہ، جلد2، صفحہ43، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: ابو حفص مولانا محمد عرفان عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4343

تاریخ اجراء: 24ربیع الآخر1447ھ/18اکتوبر2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com | daruliftaahlesunnat | DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat | feedback@daruliftaahlesunnat.net